سوال

اس کے باوجود کے اس نے مجھے تعلیم سے نہیں روکا لیکن اللہ کا احسان ہے کہ میں گھر بیٹھ کر ترجمہ کر کے الحمدللہ اچھی خاصی رقم کمالیتی ہوں، میرا سوال اس مال کے بارہ میں ہی ہے، کیا میرے خاوند کو اس مال میں تصرف کرنے کا حق حاصل ہے، یہ نہیں کہ وہ میرا مال مجھ سے لے لیتا ہے لیکن اگر کبھی میں گھر کےلیے کچھ اشیاء خریدنا چاہوں تووہ اس سے بھی انکار کر کے کہتا ہے وہ خود ساری اشیاء اپنی رقم سے خریدے گا، چاہے میں اپنےلیے بھی خریدنا چاہوں تو نہیں خریدنے دیتا بلکہ کہتا ہے کہ بہتر ہے میں اپنا مال ضائع نہ کروں مجھے معلوم نہیں ہورہا کہ میں اپنے ان پسوں کا کیا کروں کیونکہ گھر کے کرایہ میں بھی تعاون نہیں کرنے دیتا، یہ صحیح ہے کہ گھر کے اخراجات اور اشیاء کی خریداری خاوند کے ذمہ ہے لیکن اس میں کیا مانع ہے کہ بیوی بعض اوقات اپنی رقم سے خاوند کا تعاون کردے اگر بیوی مالدار ہے تو اس میں کوئی مانع نہیں ہونا چاہیے، میں چاہتی ہوں کہ خاوند کا کچھ بوجھ ہلکا ہو، لیکن وہ نہیں مانتا، کیا میں خاوند کے علم کے بغیر کچھ کر سکتی ہوں لیکن اس سے قبل میں اس سلسلہ میں شرعی حکم جاننا چاہتی ہوں کہ آیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں کہ جو کچھ وہ بچا کر رکھتا ہے کیا میں اس کے علم کے بغیر کچھ پیسے اس میں رکھ سکتی ہوں، اور میں اسے صدقہ خیال کر کے رکھ دیا کروں یا کہ مجھے خاوند کو ضرور بتانا ہوگا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

ہماری سائلہ بہن اللہ تعالی آپ کے اس خاوند کو اور برکت سے نوازے، آپ کا خاوند بااخلاق اور علی مروت ہے، اس طرح کے لوگ بہت ہی کم پائے جاتے ہیں جو اپنی بیویوں کے خاص مال سے بھی بچتے ہوں اور اسے اپنےلیے خرچ کرنے کو بوجھانہ سمجھتے ہوں، اور اس سے اجتناب کرنے پر اصرار کرتے ہوں اور ہاتھ تک نہ لگائیں، تاکہ وہ اپنی بیوي کے حقوق کو سلب نہ کریں، اور شبہ وشک میں نہ پڑیں، یہی وہ حسن سلوک اور حسن معاشرت ہے جس کا اللہ سبحانہ وتعالی نے حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کے سے پیش آیا کرو النساء (19).

اور حکیم بن معاویہ القشیری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بیویوں کے ہم پر کی حقوق ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم کھاؤ تو بیوی کو بھی کھلاؤ، اور جب تم لباس پہنو تو بیوی کو بھی پہناؤ، اور چہرے پر مت مار، اور بیوی کو بدصورت اور بدشک وقبیح مت کہو، اور گھر کے علاوہ اس سے بائیکاٹ مت کرو"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2142).

ولا تقبح: کا معنی یہ ہے کہ تم یہ مت کہو کہ اللہ تجھے قبیح بنائے

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یعنی تم بیوی کو چھوڑ کر اپنے لیے لباس خاص مت کرو کہ اپنے لیے تو لباس خریدتے رہو اور بیوی کو لے کر ہی نہ دو، اور خود کھاتے پیتے رہو اور بیوی کو کچھ کھلاؤ ہی نہ بلکہ وہ تمہاری شریک حیات ہے، اس پر خرچ کرنا بالکل اسی طرح واجب ہے جس طرح تم اپنے آپ پر خرچ کرتے ہو" انتہی

دیکھیں: شرح ریاض الصالحین (131/3).

چنانچہ آپ کا خاوند آپ کے اخراجات اور نان و نفقہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اتباع کر رہا ہے، بلکہ آپ کی مخصوص اشیاء زیبائش کی خریداری میں آپ کے ساتھ احسان پر احسان کر رہا ہے جو اس کی جانب سے زیادہ چیز ہے اور اس سلسلہ میں آپ کے مال سے کسی بھی قسم کا تعاون نہیں لیا چاہتا، اللہ تعالی اسے اور برکت سے نوازے

اس لیے ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ احسان کا بدلہ احسان کے ساتھ دیں، اور آپ اپنے خاوند کا مالی تعاون کرنے سے پیچھے مت ہٹیں اور اکتائیں مت، بلکہ کسی نہ کسی طریقہ سے خاوند کا مالی تعاون ضرور کریں، چاہے اس کے کاؤنٹ اور حساب میں اس کے علم کے بغیر مال جمع کر دیں

یا پھر اپنے خاوند کے علم کے بغیر اس کی ضروریات یا گھریلو ضروریات کی اشیاء خرید لیں، یا پھر اپنے خاوند کے لیے کوئی قیمتی ہدیہ اور تحفہ خرید کر اسے دیں، خاص کر اس کی اہم اشیاء، یا پھر آپ مال جمع کر کے رکھیں جو اس کی ضرورت کے وقت کام آئے

پھر حتی الامکان خاوند کی معاونت کرنے اور مشترکہ اکاؤنٹ میں رقم جمع کرانے کے بعد بھی آپ کے پاس مال بچ جائے، اور صدقہ و خیرات کے بعد آپ جو رقم بچے اسے اپنے خاص اکاؤنٹ میں رکھ سکتی ہیں ہو سکتا ہے کبھی اس کی آپ دونوں کو ضرورت پڑ جائے، یا آپ کی اولاد کے کام آئے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

161237